"لہ ملک السموت والا ض " سورہ حدید کے الفاظ کا علمی جائزہ

A Knowledgeable Review of the Words of Surah Hadid

"لہ ملک السموت والارض"

Dr Muhammad Wajeeh Ud din Nouman
Assistant Professor Department of Islamic Studies and Arabic Gomal University Dera Ismail Khan
Email: mwnouman@gu.edu.pk
Dr Hafiz Muhmmad Ibrar Ullah
Assistant Professor, Department of Islamic Studies Azad Jammu & Kashmir University, Muzaffarabad
Email: Hafizibrar87@Gmail.com
Dr Bashir Ahmed Malik
Assistant Professor, Department of Islamic Studies Azad Jammu & Kashmir University, Muzaffarabad
Email: malikbashir 661@gmail.com

Abstract
Surah Hadid is a Madani Surah and consists of 29 verses. These words of verse number 2 of Surah Hadid indicate the power and disposal of Allah Subhanahu Wa Ta'ala, that He has power over everything that is in the heavens and All that is on this earth is in the kingdom of Allah, All the treasures of the world such as gold, silver, coal, petrol, gas, fruits, flowers, gardens, trees, minerals, and countless treasures, likewise what is in the air and what is in the heavens belongs to Allah. , and this verse of Surah Hadid also makes it clear that there is no one in this earth and heaven who has all these things in his kingdom, rather it is Allah who is running this whole system. And He is aware of everything; even if a leaf of a tree falls, it is in the knowledge of Allah which place of the earth the leaf has fallen from. From this, it is inferred that not only the kingdom but the knowledge of all these things is with Allah subhanahu wa ta'ala. It is His will that He bestows wealth as He wills and He does not give anything as He wills, in the same way, He gives daughters to some and gives sons to some and gives both sons and daughters to some and keeps some childless. He has and he knows best, He also tests human beings. One suffers a loss in business. Likewise, one is tested by hunger, lack of wealth, or the death of parents, or relatives. Everything is under control, When Allah intends to do a thing, there is no need for advice from a minister or adviser ،When He orders something to be done, it is done, then there is no delay or permission from anyone.

Keywords: Quranic verse, Kingdom of Allah, Shariah

تعارف:

سورہ حدید کی اٰیت مبارکہ کے یہ الفاظ لہ ملک السمٰوٰت والارض میں اللہ بحانہ وتعالیٰ کی شان بیان ہوئی ہے، اور اس بات کا اظہار ہو رہا ہے کہ اس شان کا اللہ کے سوا کوئی لائق نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-یُحْیٖ وَ یُمِیْتُۚ-وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[1]

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی سلطنت سب اسی کے لیے ہے، وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

عربی میں ملک الاملاک یا ملک الملوک اور فارسی میں شہنشاہ یا شاہ شاہاں بولا جاتا تھا، اور اس کا تصور بادشاہوں کے تعلق سے ہر ایک زبان میں مبالغہ کے ساتھ پایا جاتا ہے، اسلام میں ملک الملوک، شاہ شاہاں اور شہنشاہ صرف ایک ہے اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے[2]۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے دنیا کی پیدائش سے 2,000 سال قبل بیت عتیق یعنی خانہ کعبہ کو پانی کے اوپر چار ستونوں پر پیدا فرمایا تھا، پھر اس کے نیچے زمین کو بچھانے کا عمل شروع ہوا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ دنیا کی پیدائش سے 2,000 سال قبل بیت اللہ کو 4 ستونوں کے اوپر پانی پر رکھا گیا پھر اس کے بعد زمین کو بچھایا گیا[3]۔

ہماری زندگی ہمارے ساتھ جو افعال ہوتے ہیں ہم جو کچھ کرتے ہیں ہم جو کچھ کہتے ہیں یہ ساری چیزیں اللہ کے قبضے اور قدرت میں ہے اور وہی اس جہان کا بادشاہ ہے بحیثیت انسان ہم جو کچھ کرنا چاہے یا جو ہمارا ارادہ ہو لیکن جب اللہ کا ارادہ نہ ہو تو وہ نہیں ہو سکتا اللہ جو کچھ چاہتا ہے وہی کرتا ہے اس کی حکومت ہے اگر اللہ ایک کام کو کرنا چاہے تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر وہ کوئی کام روکے تو اسے کوئی کر نہیں سکتا نہ ہم اپنی مرضی سے پیدا ہوئے ہیں اور نہ ہم اپنی مرضی سے مریں گے بلکہ یہ سب کچھ اللہ کی حکومت میں ہے اسی طرح نہ صرف انسانی امور پر بلکہ جنات یہ چرند پرند اور باقی تمام مخلوقات یہ سارے اللہ کے زیرِ حکومت ہے یہ تمام کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی چلا رہا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور بادشاہ ہوتا اور اس کی نافرمانی کی جاتی تو وہ کسی کو رزق کا ایک دانہ بھی نہیں کھلاتا لیکن اللہ سبحانہ وتعالی غفور ورحیم ذات ہے اور وہ پرواہ کیے بغیر تمام انسانیت اور تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے یقین کے ساتھ آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی اللہ سبحانہ وتعالی ہی کے لئے ہے کوئی دوسرا ایسا نہیں جو اس کو قابو کر سکے اگر ہم دیکھیں کہ آسمان بغیر کسی ستون کے کھڑا ہے تو ایسا کوئی ذات نہیں اللہ کے سوا جو اس کو بغیر ستون کے کھڑا کر دے زمین کے جتنے خزانے ہیں یہ ساری اس کی قدرت کاملہ کے اندر ہے جو زمین پر ناحق بادشاہیت کا دعوی کرتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالی ان کو مہلت دیتے ہیں تاکہ یہ رجوع کرلے اور اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر ذی روح کو موت دینی ہے جو ہر چیز کو فنا کر دیتی ہے وہ ذات تمام جہان کا بادشاہ ہے اور ایک دن یہ تمام جہان فنا کر دی جائے گی۔

نمرود جو بُت پرست اور ظالم بادشاہ تھا، اس ظالم بادشاہ کو جب پتہ چلا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بتوں کی پوجا سے منع کرتے ہیں اور ایک وحدہ لاشریک ذات کی طرف دعوت دیتے ہیں تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑنے لگا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، میرا اللہ وہ ذات ہے جو زندگی اور موت دیتا ہے تو نمرود نے ایک قیدی کو پکڑا ہوا تھا جس کو سزائے موت کا حکم دیا تھا اس کو چھوڑ دیا اور ایک آزاد انسان کو پکڑ کر اس کو قتل کر دیا اور بتایا کہ اب بتائیں میں نے بھی موت دی ہے اور زندگی دی ہے اور کہنے لگے کہ اب بتائیں مجھ میں اور تمھارے خدا میں کیا فرق ہے اس پر حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا کہ میرا رب سورج مشرق سے نکالتا ہے آج اپ اس طرح کرلیں کہ اسے مغرب سے نکال لیں اس پر نمرود لاجواب ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اگ میں ڈال دیں [4]۔ دن رات کی آمدورفت اللہ سبحانہ وتعالی کے حکم سے ہوتا ہے اسی طرح یہ زمین و آسمان اللہ سبحانہ وتعالی نے پیدا فرمائے ہیں اس کا ایک میعاد تک چلنا یہ سب اللہ کے اختیار میں ہے انسان کو اس کائنات میں غور وفکر کرنا چاہیے یہ سب اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کے دلائل ہیں [5]۔

بے شک اسمانوں اور زمینوں میں اور جو انسان جنات، حیوانات، درخت نہر دریا وغیرہ جو کچھ بھی ہے یہ زینت اس لئے بنایا ہے تاکہ لوگوں کو آزمایا جائے کہ اس کی بادشاہی کے کون مانتا ہے اور کون نہیں مانتا، عمل صالح کرنے میں کون بہتر ہے یعنی کون زاہد ہے اور کون نافرمان ہے جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اصحاب کہف کو 309 سال تک سُلا دیا تھا، لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود جب ان کو جگایا تو وہ بالکل اپنی اصلی حالت میں تھے یعنی بدن بال کال سب اصلی حالت میں تھے جس حالت میں وہ سوئے تھے، انہوں نے سوچا کہ وہ کتنا عرصہ سوئے رہے کتنا عرصہ گزر گیا ہے لیکن انہوں نے یہ فیصلہ چھوڑ دیا کہ صحیح علم صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہے انسان کا دل اس کی نیکی اس کی طبیعت اس کا تقوی یہ ساری چیزیں اللہ سبحانہ وتعالی کے اختیار میں ہیں۔ اگر اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی رحمت کے خزانوں یعنی رزق اور بارش کا بھی انسان مالک بنایا ہوتا تو وہ خرچ ہو جانے کی خوف سے اپنے ہاتھ روکے رکھتے، کہ کہیں زیادہ خرچ نہ ہو جائے العالمین اس تمام جہانوں کا بادشاہ ہے اور وہ ہر کسی کو رزق دیتا ہے ہر کسی کو اس کے رہنے کے لئے مکان دیتا ہے اور ہر کسی کے لیے موت کے بعد اس کا ٹھکانہ مقرر کیا ہوا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مکمل طور پر تصرُّف ہے اور ان سب میں اس کا حکم نافذ ہے، وہ اپنی تمام مخلوق سے بے پرواہ ہے اور سب اسی کے محتاج ہیں، اس کی شان یہ ہے کہ وہ مخلوق کو پیدا کر کے انہیں زندگی دیتا ہے اور قیامت کے دن بھی مُردوں کو زندہ فرمائے گا اور وہ دنیا میں زندوں کو موت دیتا ہے اور وہ ہر ممکن چیز پر قادر ہے [6]۔ توحید کا یہ پہلا مرتبہ ہے یعنی اللہ سبحانہ وتعالی سب کا پروردگار اور خالق ہے زندگی اور موت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ہر

چیز پر قدرت رکھتا ہے، کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کے اقتدار اور حکومت سے باہر ہو وہ علی الاطلاق موجود اول ہے دنیا میں ہر ایک چیز فنا ہو گی لیکن اس کے لئے کوئی فنا نہیں ہے۔ (7)-

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی، شیطان کی عبادت، بتوں کی پرستش، یہ سارے وہ امور ہیں جو انسان کو اللہ کی ناراضگی کی طرف لے جاتی ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو توحید کا صحیح علم دیا اور تمام انبیاء کرام کو حقائق شریعت سے آگاہ کر دیا تھا کہ اللہ کی بندگی کے علاوہ تمام راستے ٹیڑھے ترچھے ہیں، جس پر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا، اگر کوئی اللہ کی بادشاہی سے انکار کرتا ہے اور بعد میں بھی توبہ کر لیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ غفار ہے ایسے لوگوں کے لئے توبہ کی تصریح وتعین فرمادی ہے کہ ایسے لوگ اپنی غلطی سے رجوع کر لیں اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کر لیں، تو اللہ ان کو معاف فرمادے گا، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا جو اللہ کی نافرمانی کرتے تھے اُن کی بستیاں باعث عبرت بنی۔ ایک معمولی ذرے سے لے کر پہاڑوں تک کی بادشاہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس نے اس تمام مخلوق کو پیدا کیا اور یہ کائنات پیدا کی اور قیامت تک ان کی بادشاہی رہے گی اور آخرت میں بھی ان کی بادشاہی ہو گی یہ ساری چیزیں انسان جنات پرند چرند حیوانات جانور فضا میں جو کچھ ہے جو کچھ زمین کے اندھیروں میں ہے جو کچھ اسمانوں میں ہے یہ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے ہے۔ انسان اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتا، سب کچھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ انسانوں کے تمام اعمال کو بخوبی جانتا ہے عصر حاضر میں غلامی کا دور بھی ختم ہوا ہے اور اب عصر حاضر میں ایک انسان اور دوسرے انسان کے آقا اور غلام کی حیثیت نہیں رہی، بلکہ غلامی کی حیثیت ختم ہو گئی ہے اور صرف ایک اللہ رب العالمین کی بادشاہت ہے اسی طرح انسانوں کے گردن سے صدیوں پُرانے طوق غلامی ٹوٹ گئے ہیں۔

دنیا میں اس وقت تک ایک ذرہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا جب تک زمین و آسمان کی تمام کارکن قوتیں اور اسباب ایک دوسرے کے موافق و مناسب نہ ہو اور باہم ان میں اشتراک عمل نہ ہو، ایک دانہ زمین سے اس وقت تک اُگ نہیں سکتا جب تک اس میں اُگنے کی صلاحیت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نہ رکھی ہو موسم اس کے مناسب نہ ہو بارش اس کے موافق نہ ہو پھر جب یہ ساری چیزیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ مکمل کر لیتا ہے تو وہ اس کو اس مطابق بنادیتا ہے کہ ایک دانہ زمین سے نکلے اور وہ ایک پودے کی شکل میں نکال لیتا ہے پھر وہ پورا درخت بن جاتا ہے اور اس کو پھل دار بنادیتا ہے (8)۔ اور اللہ کی بادشاہی نہ صرف دنیا کی زندگی میں ہے بلکہ یہ آخرت میں بھی ہے اور دنیا میں انسان کو اختیار دیا ہوا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے چاہے جو کچھ کرے نماز پڑھے یا نہ پڑھے زکوۃ دے یا نہ دے چاہے وہ انصاف کرے یا نہ کرے لیکن ایک بار اس کی طرف لوٹ کر آنا ہو گا، اور پھر اس وہ مکمل انصاف کرے گا وہ دنیا میں بھی قدرت رکھتا

ہے اور وہ آخرت میں بھی قدرت رکھتا ہے وہ آسمانوں اور زمینوں کا بادشاہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ آسمان اور زمین یہ سب کچھ اس کے زیر حکومت ہے [9]۔ اسی طرح انسانی زندگی میں ہدایت بھی اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے ہے اور اللہ چاہے تو وہ مسلمان بن جاتا ہے باوجود اس کے کہ اس کا اس میں اس کا کوئی کردار نہیں ہوتا اور جس کو اللہ ہدایت نہ دینا چاہے تو باوجود اس کے کہ وہ اچھا ہو لیکن جب اللہ کے نزدیک وہ اچھا نہیں ہو تو اس کو ہدایت نہیں ملتی اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو ہم لوگ ایک قدم بھی زمین پر نہیں رکھ سکتے یہ سب اسی کی حکومت ہے یہ ساری مخلوق اس رب العالمین کی محتاج ہے کیا لوگ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اسمانوں اور زمینوں کو بڑا ہونے کے باوجود پیدا کیا[10]۔

کیا انسانی سوچ آسمان تک پہنچ سکتی ہے کہ آسمان کو چھولے یا آسمان کے کسی کنارے یا ٹکڑے کو چھولے ایسا ہرگز ممکن نہیں بلکہ یہ ایک وحدہٗ لاشریک ذات ہے جو اس کو پیدا کرے اور پھر جب اتنے بڑے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرے اور ان کے خزانوں اور ان کے معدنیات ذخائر کو پیدا کرے تو انسان کو پیدا کرنا یا انسان کو دوبارہ پیدا کرنا اس ذات کے لئے کوئی مشکل نہیں صرف کافر لوگ ہی ہوتے ہیں جو اللہ کی بادشاہت سے انکار کرتے ہیں اور اپنے معبودوں کی پوجا کرتے ہیں جو کسی کام کے نہیں ہوتے حتی کہ وہ خود اپنی ذات پر بھی قدرت نہیں رکھتے اور جب وہ اپنے ذات کے بادشاہ نہیں ہوسکتے تو وہ دنیا اور اس کائنات کے بادشاہ کیسے بن سکتے ہیں یہ کیسا ممکن ہے کہ ایک شخص اپنے ذات کا بادشاہ نہیں ہو سکتا اور وہ اس کل کائنات کا بادشاہ بنے، مشرکین لوگ یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ جو لوگ مرچکے ہیں اُن کو ہزاروں سال ہوگئے ہیں ان میں سے کوئی واپس نہیں آیا پھر دوبارہ یہ کیسے پیدا ہوں گے اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر ایک کام کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہے اور وہ اپنے مقررہ وقت پر دوبارہ اٹھائے جائیں گے

تمام مخلوق پر اللہ کی بادشاہی ہے اور یہ ہمیشہ رہے گی، یہ سلطنت کسی ایک دن، ایک مہینے یا ایک سال سال کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ قیامت تک رہے گی، دنیا کی زندگی میں انسان، حیون یا کوئی اور مخلوق خود کو کچھ بھی سمجھ لیں لیکن آخرت میں سار مخلوق جو خود کو بادشاہ کہتے تھے بے بس ہو جائیں گے، وہ دنیا کی زندگی میں بھی محتاج تھے لیکن بڑائی کا دعوی کرتے تھے لیکن آخرت میں دعوی بھی نہیں کر سکیں گے [11]۔ اللہ سبحانہ وتعالی کی ربوبیت اور اس کی بادشاہت کا اندازہ انسان کے ذہنی اور فکری معاملات سے بھی ہوتا ہے انسان ہمیشہ اپنا ارادہ مکمل کرنے کا سوچتا ہے اور انسان کے ساتھ وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتا ہے یسر اور نرمی اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے تمام مخلوقات کے لئے پائی جاتی ہے ورنہ اگر کوئی گناہ کرتا اور اسی وقت اس کو سزا ملتی تو اسی وقت اس کا معاملہ تمام ہو

جاتا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور وہ انسان کو اس کی گناہ پر اسی وقت نہیں پکڑ تا بلکہ اس کو مہلت دیتا ہے اس کو وقت دیتا ہے تا کہ یہ رجوع کرکے توبہ کرلے اور یہ صراط مستقیم کی طرف آئے[12]۔

بحیثیت مسلمان ہم اپنے جملہ معاملات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پیروی کرنے والے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پیروی نہ کرنے والا شیطان کی پیروی کرتا ہے کیونکہ اسلامی تہذیب میں تمام مسلمانوں کے حقوق برابر ہیں اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں حقیقت میں اصل اور حقیقی حکمران اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے دنیاوی زندگی میں جو قوانین بنتے ہیں انسانوں کے لئے ہی بنتے ہیں اور جو قانون قرآن وسنت دیتا ہے وہ سب کے لئے یکساں ہوتا ہے کسی کے لئے بھی اس میں کوئی امتیازی سلوک کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، جس طرح پہاڑوں میں معدنیات ہوتے ہیں اور یہ سارے ذخائر ان پہاڑوں سے برآمد کئے جاتے ہیں ان اشیاء پر کسی شخص کا انفرادی طور پر کوئی قبضہ نہیں ہوتا بلکہ یہ اسلامی معاشی نظام آمدن کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

وہ رب العالمین ذات جس نے تمام زمین میں برکتیں اور رزق رکھی پھر فرمایا کہ اے زمین وآسمانوں آپ خوشی سے آتے ہیں یا نہیں، تو انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہوتے ہیں[13]۔ سمندر میں مچھلیوں کا پالنا، اسی طرح پہاڑوں کی گہرائی ولمبائی، حیوانات کی بیماری اور گرمی وسردی کی دیکھ بال، موسم وآب وہوا کے مطابق ضروریات پوری کرنا، اس کائنات کی ہر ایک چیز کی خبر رکھنا اسی طرح جس مخلوق میں احساس ادراک وارادہ کی جتنی کمی ہے اتنی ہی فطرت اور قدرت الٰہی اس کی پرورش اور نشوونما کے فرائض کا بار خود اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہے اور جیسے جیسے مخلوقات آنکھیں کھولتی جاتی ہے فطرت اس بار کو اس کے احساس وادراک وارادہ کے مطابق ہر صنف مخلوق پر ڈالتی جاتی ہے[14]۔

دنیاوی نعمتوں کا اندازہ لیا جائے تو یہ بے شمار ہیں اور یہ سب اللہ نے انسان کے لئے پیدا کئے ہیں تا کہ انسان یہ نعمتیں کھائیں اس کو استعمال کرے اور اللہ کا شکر گزار بنے یہ سب اللہ کی قدرت میں سے ہے جیسے مثال کے طور پر پھلوں کو لیا جائے ان کے رنگ مختلف ہیں ان کے ذائقے مختلف ہیں ان کی خوشبو مختلف ہوتی ہیں اور یہ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانوں کے لئے پیدا فرمائی ہیں اور اپنی قدرت کاملہ سے یہ پودے اگاتا ہے پھر یہ درخت بن جاتے ہیں پھر اس میں جو میوے لگتے ہیں اور جس کے مقدر میں اس میوے کا کھانا لکھا ہوتا ہے اس تک پہنچا دیا جاتا ہے اس کی قدرت کاملہ کا مشاہدہ اس بھی ہوتا ہے کہ جو مکئی یا جو کا دانہ جو زمین کے اندھیروں میں ہوتا ہے پھر وہ پودے میں لگ کر اور اپنا وقت مکمل کرکے جس کے لئے اس کا کھانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لکھا ہوتا ہے اگرچہ وہ انسان کئی سو میل دور ہوتا ہے ان تک پہنچا دیا جاتا ہے کسی کے والد والدہ کو موت دیتا ہے کسی کے بچوں کو موت دیتا ہے کوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فیصلے میں کچھ بھی نہیں کرسکتا۔

ہر مصیبت و ابتلاء ازمائش و ہلاکت کی شکل ہو یا ثروت و دولت اور خواہشات نفسانی کے خوبصورت اسباب کی صورت ہو، ہر حالت میں انسان کو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا چاہئیے اسی سے التجا کرنی چاہیے کہ وہ امر حق پر ثابت قدم رکھے اور استقامت بخشے کیونکہ وہی حقیقی بادشاہ ہے[15]۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا احسان عظیم ہے جس نے ہم پر احسان عظیم کیا اور ہمیں اسلام کی طرف رہنمائی کی، اور نبی کریم ﷺ کی امتی ہونے کا شرف بخشا، انبیاء کرام دنیا کے لئے رحمت ہے جن کی بعثت کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کی خبر دی ہے اور اپنی پسندیدہ اور نا پسندیدہ چیزوں کو علیحدہ علیحدہ اور ہماری دنیاوی اور اخروی منافع اور مضرات کو ممتاز فرمادیا ہے اگر انبیاء کرام کا واسطہ درمیان میں نہیں ہوتا تو انسانی عقل کارخانہ عالم کے بنانے والے کے ثابت کرنے میں درماندہ ہوتیں اور اس ذات اقدس کے کمالات کے پہچاننے میں ناکام ثابت ہوتیں، قدیم فلاسفہ خود کو بڑا سمجھنے کے باوجود اس کائنات بنانے والی ذات کے منکر تھے، اور اپنی عقل کی کوتاہی سے اشیاء کو زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے[16]۔

ایک پہاڑ میں کئی سو معدنیات اور ذخائر ہوتے ہیں وہ بھی اسی کے قدرت کاملہ میں ہوتے ہیں کسی کو نقصان ملے تو اللہ کو کوئی کیا نقصان دے سکتا ہے کسی کو بیماری میں مبتلا کر دے تو پھر دنیا کا کوئی طبیب کوئی حکیم اس کا علاج نہیں کر سکتا، کسی شہر یا گاؤں میں کوئی وباء پھیلا دے تو پھر کون اسے منع کر سکتا ہے جس طرح مختلف اقوام قوم عاد اور قوم ثمود کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور یہ اقوام قد و قامت اور جسمانی قوت کے لحاظ سے انتہائی قوی لوگ تھے لیکن ان میں جو نافرمان لوگ تھے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو ہلاک کرنا چاہا تو ان کو بھی ہلاک کر دیا اور ان کو نیست و نابود کر دیا حالانکہ یہ دعویٰ کرنے والے لوگ تھے کہ من اشد منا قوہ کہ ہم سے زیادہ کون طاقت ور ہوں گے لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجے اور ان کو ختم کر دیا[17]۔ اسی طرح بعض لوگ محنت کے باوجود کامیابی نہیں پاتے یہ بھی اللہ کی مرضی ہے یہاں تک اگر موازنہ کیا جائے تو اس بات سے بھی اہل علم کو بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی مرضی سے پیدا بھی نہیں ہوتا کہ اس کی پیدائش اپنی مرضی سے ہو، ورنہ پھر تو کوئی چاہتا کہ مجھے فلاں ملک کہ فلاں شہر اور فلاں خاندان میں پیدا کیا جائے یہ بھی اللہ کی مرضی سے ہے وہ جس انسان کو جہاں پر پیدا کرنا چاہے اور جیسے پیدا کرنا چاہے اس ذات پاک کی مرضی ہے اس میں بھی انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے پھر انسان کی پیدائش کے بعد اس کا رزق کہا لکھا ہے اور زندگی کہاں لکھی ہے کیسے لکھی ہے یہ سب اس رب العالمین کے اختیار میں ہے جیسے انسان کی اپنی خواہش ہوتی ہے بسا اوقات اس بر عکس ہوتا ہے یہ اللہ کی ربوبیت کی نشانی ہے، سلطنت اسی کے لئے ہے انسان بے بس ولاچار ہے اللہ کی سلطنت میں کسی انس و جن اور نہ کسی اور مخلوق کو کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ یہ سب اختیار اس وحدہ لاشریک ذات کے پاس ہے[18]۔ اللہ کی تعریف و تسبیح بیان کرنے کے لئے بے شمار مخلوق

موجود ہے جو ہر وقت اس کی تسبیح بیان کرتی ہے ان تمام کائنات میں اشرف المخلوقات انسان کو قرار دیا گیا ہے اور انسان ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہر معاملے میں محتاج ہے اپنی مرضی سے انسان کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مرضی شامل نہ ہوں، اگر ایک انسان نافرمانی کرتا ہے تو اس کی نافرمانی سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سلطنت میں کوئی کمی نہیں آتی، اللہ زبردست حکمت والا ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے[19]۔

اسمان کا اتنا بڑا کرہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنایا ہے اگر یہ کسی انسان نے بنایا ہوتا تو اس میں ہزار جوڑ و پیوند اور شقوق کے نشانات پائے جاتے تھے مگر انسان آسمان کو نہیں دیکھتا کہ اس میں کوئی پیوند لگا ہوا ہے یا کسی جگہ سے جُڑائی یا سلائی کے نشان نظر آتے ہیں؟ بلکہ یہ رب العالمین نے بنایا ہے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے[20]۔ عدل وانصاف کے تمام صفات صرف ذات خداوندی میں موجود ہیں نہ اس کی رحمت کے برابر کسی کی رحمت ہے اور نہ اس کے برابر کسی کا علم محیط ہے ۔[21] انسانی دل میں قران کریم کو سمجھنے کے بعد یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کون ہے اس ذات کریم کو سمجھنا عقل کا کام نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک وحدہ لاشریک ذات ہے اور اس تمام دنیا پر اس رب العالمین کی بادشاہی ہے اس بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں، اس زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہمیں نظر آرہا ہے وہ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پیدا کیے ہیں وہ ہمیشہ رہے گا اور ہمیشہ سے ہے، یہ تمام مخلوق اس ذات کی محتاج ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے، اس زمینوں اور آسمانوں کے انتظام سے اسے کوئی تھکاوٹ نہیں ہوتی، وہ تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے[22]۔

خلاصہ کلام

ابتداء اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد اور شکر سے ہوتی ہے اور اختتام بھی اس کے حمد اور شکر سے ہوتا ہے، انسان جسم اور روح سے مرکب ہے جس میں روح جسم کی نسبت اعلیٰ اور اشرف ہے اور بدن اس کی نسبت ادنیٰ اور خسیس ہے یہی وجہ ہے کہ جب موت کے ذریعے بدن سے روح نکل جاتی ہے تو بدن بے کار رہ جاتا ہے اور روح کی برتری واضح ہو جاتی ہے، وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے جو تمام کائنات کو چلا رہا ہے، اس رب العالمین کا کوئی ہمسر نہیں ہے کفار اُن جانوروں کو بھی بُتوں کے نام کر کے حرام قرار دیتے جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حلال بنایا ہوتا، دین شریعت میں تمام احکام صریح طور پر نازل ہوئے ہیں مومن لوگ جن کی عادت انصاف اور امور میں صحیح عقل سے غور وفکر کرنا ہے وہ جانتے ہیں کہ حقیقی بادشاہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے، سورہ حدید کے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر چیز نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کا خالق ومالک اللہ عزوجل ہر عیب اور کمی سے پاک ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات وصفات، افعال واحکام غرض ہر چیز کسی بھی طرح عیب اور نقص سے پاک ہے۔

مصادر و مراجع

1۔ القرآن، الحدید:02

2۔ ندوی، سید سلیمان، مولانا، سیرۃ النبی ﷺ، ج07، ص95، دار المصنفین اعظم گڑھ، شبلی اکیڈمی، یوپی، انڈیا، س۔ن

3۔ الطبری، علامہ، محمد بن جریر، تاریخ طبری، (مترجم، ابراہیم ندوی)، ج01، ص41، عبداللہ اکیڈمی، لاہور، س۔ن

4۔ عثمانی، مفتی، محمد رفیع، مفتی اعظم پاکستان، آدم علیہ السلام سے حضرت محمد ﷺ تک، ص24-25، ایوب پبلی کیشنز، سہارنپور، 2009ء

5۔ خان، مولانا، غلام اللہ، جواہر القرآن،، ج03 ص1022، کتب خانہ رشیدیہ، راولپنڈی، س۔ن

6۔ یوسف، صلاح الدین، حافظ، احسن البیان (اردو)، مترجم، مولانا محمد جونا گڑھی، ص2453، شاہ فہد، پرنٹنگ، س۔ن

7۔ خان، مولانا، غلام اللہ، جواہر القرآن،، ج03 ص1211،

8۔ ندوی، سید سلیمان، مولانا، سیرۃ النبی ﷺ، ج04، ص374،

9۔ یوسفی، ارشاد الدین، مولانا، اللہ کی حکمرانی، ص773، طیبہ اکیڈمی، ملتان، س۔ن

10۔ ایضا، ص776

11۔ شاہد، مولانا، سعد الدین، بادشاہت، ص266، فضیل اکیڈمی، لاہور، 1971ء

12۔ ایضا، ص234

13۔ عماد الدین، حافظ، امام المفسرین، تفسیر ابن کثیر، ص125، ج01، مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد، 2009ء

14۔ ندوی، سید سلیمان، علامہ، خطبات مدارس، ص15-14، مجلس نظریات اسلام، کراچی، 1926ء

15۔ حفظ الرحمٰن، سیوہاروی، مولانا، قصص القرآن، ج01، ص213، حزیفہ اکیڈمی، لاہور، س۔ن

16۔ ندوی، مفکر اسلام، مولانا، ابوالحسن علی، تاریخ دعوت و عزیمت، ج04، ص160، مکتبہ الحسن، اردو بازار، لاہور، س۔ن

17۔ فقیر، محسن سعید، اللہ کی حکمرانی، ج03، ص370، عائشہ پریس، حیدرآباد، س۔ن

18۔ ایضا، ج03، ص371،

19۔ ایضا، ج03، ص372،

20۔ محمد شفیع، مولانا، مفتی اعظم، معارف القرآن، ج0، ص135، معارف کراچی، 2016

21۔ عبدالرحمٰن، مولانا، نکات القرآن، ج01، ص106، المکتبہ اشرفیہ، لاہور، 1987ء

22۔ عثمانی، مفتی، محمد رفیع، مفتی اعظم پاکستان، آدم علیہ السلام سے حضرت محمد ﷺ تک، ص13,